کفر و کافر

(اس مضمون میں ہم اُس کفر سے بحث نہیں جو مذہب اسلام کے مخالف مذاہب پر اطلاق کیا جاتا ہے بلکہ اس کفر سے بحث ہے جسکا اہل اسلام کا اپنے ہی گھر میں خرچ ہے ایک مسلمان دوسرے کو بعض افعال یا اقوال یا اعتقادات کے سبب جنکو اپنے خیال میں کفر سمجھتا ہے کفر کا خطاب دیتا ہے)

لفظ کفر (چنانچہ بیضاوی و قاموس وغیرہ میں ہے) اصل لغت عرب میں کاف کی زبر سے ہے اور اسکے لغوی معنے ستر اور ڈھانکنے کے ہیں۔ اسی معنے کر زمیندار کو جو زمین میں تخم زراعت کو چھپاتا ہے کافر کہا جاتا ہے اور رات کو جو ہر چیز کو اپنی تاریکی میں ڈھانک لیتی ہے نیز کافر کہا جاتا ہے۔ ایسا ہی پھل کے خوشہ یا غلاف کو کافور اور دریا اور بہت بڑی نہر اور بڑے جنگل اور سیاہ بادل کو کافر کہا جاتا ہے۔ انمیں بھی سبھی چیزیں ڈھکی ہوئی ہوتی ہیں۔

والکفر لغة ستر النعمة واصله الکفر بالفتح — وهو الستر ومنه قیل للزراع واللیل کافر ولکمام الثمرة کافور — (بیضاوی)
کفر علیه یکفر غطاه والشیء ستره — والکافر اللیل والبحر والوادی العظیم والنهر الکبیر والسحاب المظلم والزراع — (قاموس)

اسی معنے کی مناسبت سے لغت میں کفر بمعنے انکار بھی مستعمل ہے منکر نعمت کو کافر کہا جاتا ہے ایسا ہی ہر چیز (الٰہی ہو خواہ آدمی کی) کے منکر کو کافر کہا جاتا ہے۔

کفر نعمة الله جحدها — کافر جاحد لنعم الله۔

اسی محاورہ سے کفار عرب نے دین سے انکار کو کفر سے تعبیر کیا ہے اور اسکو خوشی و فخر سے اپنی طرف منسوب کیا ہے چنانچہ انکا انبیا کو یہ کہنا کہ (جو تم لیکر آئے ہو ہم اس سے کافر ہیں) سورہ ابراہیم و حم سجدہ میں منقول ہے

قالوا انا کفرنا بما ارسلتم به — ابراہیم ۲۶
فانا بما ارسلتم به کافرون — حم السجدہ ۲۶

اسی محاورہ سے انبیاء اور مومنوں نے باطل الٰہوں اور جھوٹے معبودوں سے انکار کرنیکو کفر کہا اور اسکو بخوشی اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ ابراہیم اور انکے اتباع نے اپنے وقت کے کافروں سے کہا

اذ قالوا لقومهم انا برآؤا منکم ومما تعبدون من دون الله — کفرنا بکم — (الممتحنہ ۱)

کہ ہم تمہارے معبودوں سے بیزار و کافر (یعنی منکر) ہیں۔

اور خود خدا جل و علی نے اپنے مومن بندوں کو باطل معبودوں سے کفر کرنیکا حکم دیا چنانچہ فرمایا ہے

> ومن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسك بالعروۃ الوثقی۔ البقرہ ۲۵۶

جس نے طاغوت سے کفر کیا اور خدا پر ایمان لایا اس نے مضبوط رسی کو ہاتھ مارا

اور اصطلاح شرع میں کفر دین اسلام سے انکار کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کو جو آن سے بطور تواتر و یقین ثابت ہو نا نے کا نام ہے جسکا لازمہ و حکم دائرہ اسلام سے خروج اور عذاب جہنم میں خلود ہے۔ اس معنی اصطلاحی پر نقل و دلیل اور ان باتوں کی (جنکے انکار سے یقیناً آنحضرت کی تکذیب لازم آتی ہے) تمثیل و تفصیل اشاعۃ السنۃ جلد ۳ میں بضمن مضمون (التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ) بخوبی ہو چکی ہے جسکو ملاحظہ سے تکذیب و تکفیر کا عمدہ قانون معلوم ہو سکتا ہے اس مقام میں صرف اس قدر بیان مقصود ہے کہ شرع اور اہل شرع میں ہر جگہ کفر کا اطلاق اسی معنے اصطلاحی سے ہوا ہے یا کہیں اس سے اور معنی بھی مراد ہیں۔

قرآن و حدیث میں غور و تتبع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مواضع میں تو لفظ کفر کا اطلاق اسی معنی اصطلاحی سے ہوا ہے مگر بعض مواضع میں اس لفظ کفر سے یہ معنی اصطلاحی مراد نہیں ہیں بلکہ اس کفر کے معنی لغوی کفران نعمت یا کفر عملی جسمیں یہ کفران نعمت پایا جاتا ہے مراد ہیں۔

ہر چند کلام و خطاب شارع میں معنی اصطلاحی معنی لغوی سے مقدم ہیں اور وہی لفظ شارع کے حقیقی معنے ہیں مگر جس محل میں معنی اصطلاحی کے مراد ہونے سے خود کلام شارع مانع ہو وہاں لغوی معنی مقدم ہیں اور وہی کلام شارع کے حقیقی معنی ہیں۔

جو لوگ ان باتوں کو نہیں جانتے وہ شارع کے بعض افعال و اقوال کو کفر کہنے سے ان افعال و اقوال کو حقیقی و اصطلاحی کفر پر محمول کرتے ہیں۔ اور ان کے مرتکبین کو خواہ وہ مسلمان

مصدق اسلام ہون کافر کہدیتے ہین بلکہ بقیاس اُن افعال و اقوال کے اُن کے نظائر
و امثال کو اپنے اجتہاد سے کفر قرار دیکر اُن کے مرتکبین کو بھی دائرہ اسلام سے خارج
سمجھتے ہین۔ اِس مضمون سے ان ہی لوگون کی ہدایت و نصیحت اور اہل اسلام کی تکفیر
سے ممانعت مدنظر ہے ؎

پس واضح ہو کہ جن افعال و اقوال پر شارع نے لفظ کفر اطلاق کیا ہے یا اسکا ہم معنی نفی
او رلفظ (جیسے لا ایمان یا لا دین) استعمال فرمایا ہے یا ان پر حکم کفر (عدم دخول جنت)
لگایا ہے مع ذلک اس سے معنے اصطلاحی کفر کا ارادہ نہین کیا گیا ہین۔ آنحضرت صلعم قتل

عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلعم
سباب المسلم فسوق وقتاله كفر۔ (صحیح بخاری)
عن ابي موسى الاشعري عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال من حمل علينا السلاح فليس منا۔ (مسلم)

مسلمان ہے جسکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے
کہ مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اسکو قتل کرنا کفر ہے
ایسا ہی دوسری حدیث مین ارشاد کیا کہ جو ہم مسلمانون
پر ہتیار اُٹھاوے وہ ہم مین سے نہین۔

پہلی حدیث مین کفر سے کفران نعمت خداوندی اور کفر عملی مراد ہے اور دوسری حدیث مین
مسلمانون پر ہتیار اٹھانے والے کے مسلمان نہونے سے یہہ مراد ہے کہ اسکا عمل اسلام کا فعل
نہین اور دونون حدیثون مین یہہ مراد نہین کہ مومن کا قاتل دین اسلام سے خارج ہے ؎
اسپر دلیل قرآن کی آیت وہ ہے جسمین قاتل مومن کو مومن کہا ہے چنانچہ فرمایا ہے

وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا
بينهما۔ (حجرات ع ۱)

کہ اگر مسلمانون کی دو جماعتین آپس لڑپڑین تو انکی صلح
کرادو۔ اِس آیت مین لڑنے والون کو مومن کہنے
سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون سے لڑنیوالا اسلام سے خارج نہین ہوتا۔ اگرچہ اسکا یہہ فعل
کافرون کا فعل ہے صحیح بخاری مین اسی مضمون کا ایک باب ہے جسکا حاصل یہہ ہے کہ گناہ

باب المعاصي من امر الجاهلية ولا يكفر صاحبها
بارتكابها الا بالشرك لقول النبي صلعم

کفر کے کام ہین مگر انکا مرتکب بجز شرک کے کافر نہین
ہوتا کیونکہ آنحضرت نے ابوذر صحابی جلیل الشان کو لکہا مثل الرم

انک امرؤ فیک جاھلیۃ وقولہ تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء۔ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فسماھم المؤمنین۔

کے حقمین اُنکے گالی دینے کے سبب) فرمایا ہے تو ایسا آدمی ہے جسمین کفر کی خصلت ہے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا شرک تو نہ بخشیگا پر جو اس سے چھوٹے گناہ ہین جسے چاہے بخشدے اور خدا نے فرمایا ہے اگر مسلمانون کی دو جماعتین آپسمین لڑین تو اُنمین صلح کرا دو۔ اسمین باہم لڑنے والون کو مومن کہا۔

از انجملہ عورتون کی ناشکری ہے جسکو آنحضرت نے کفر فرمایا ہے جب اسکے معنی کا

باب کفران العشیر وکفر دون کفر عن ابن عباس قال قال النبی صلعم اریت النار فاذا اکثر اھلھا النساء یکفرن قیل ا یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان ۔ بخاری

استفسار ہوا تو آپنے خود ہی اُسکو خاوند کی ناشکری سے تفسیر کیا۔ صحیح بخاری مین ایک باب اسی عنوان کا ہے کہ بعض کفر ایسا بھی ہوتا ہے جو (جیسے کفر اصطلاحی ہے) کمتر ہے۔ اسمین ناشکری خاوند کو داخل کیا اور اسکے ثبوت مین اس حدیث کو ذکر فرمایا۔ واز انجملہ نسب و رشتہ مین خلاف

عن ابی ذر انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول لیس من رجل ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلمہ الا کفر ۔ مسلم

بیانی کرنا ہے جسکی نسبت آنحضرت نے صاف فرمایا ہے کہ جو اپنے باپ کو چھوڑکر کسی اور کیطرف منسوب ہو وہ کافر ہے

واز انجملہ کسی کی نسب مین طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا جنکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم اثنتان فی الناس ھما بھم کفر الطعن فی النسب والنیاحۃ علی المیت ۔ مسلم
عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی اھل الجاھلیۃ ۔ مسلم

کہ لوگونمین دو کفر کے کام ہین کسیکی نسب پر طعن کرنا اور میت پر چلاکر رونا۔ ایک حدیث مین آیا ہے کہ جو مصیبت کے وقت مونہہ پیٹے اور گریبان چاک کرے اور کفر کیسے بین کرے وہ ہم مین سے نہین ہے۔

واز انجملہ غلام کا اپنے میان سے بھاگ جانا ہے جسکی نسبت آنحضرت نے

عن الشعبي عن جرير انه سمعه يقول ايما عبد ابق من مواليه فقد كفر حتى يرجع اليهم ـ مسلم

فرمایا ہے کہ جو غلام اپنے میاں سے بھاگ جاوے وہ کافر ہے جب تک اسکے پاس نہ آوے ـ

از انجملہ جھوٹ بولنا گالی دینا ـ عہد کو توڑنا ـ وعدہ خلافی کرنا جنکو آنحضرت نے خصائل نفاق سے جو کفر کا مرادف ہے قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلعم اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها اذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا وعد اخلف واذا خاصم فجر ـ مسلم

ہے چار چیزیں ہیں جنمیں وہ ہوں پورا منافق ہے جسمیں ایک اُنمیں سے ہو اسمیں ایک خصلت نفاق ہے جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے عذر کرے جب وعدہ دے تو اسکا خلاف کرے جب جھگڑے گالی بکنے لگے ـ ایک حدیث میں یہہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت نے کم خطبہ فرمایا ہوگا جسمیں یہہ نہ کہا ہو کہ جسکی امانت نہیں اُسکا ایمان نہیں اور جسکا وعدہ نہیں اسکا دین نہیں

عن انس قال قلما خطبنا النبي صلعم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له ـ شعب

عن ابي هريرة ان النبي صلعم قال لا يزني الزاني حين يزني وهو مومن ولا يسرق حين يسرق وهو مومن ولا يشرب الخمر حين يشرب وهو مومن والتوبة معروضة بعد ـ

وازانجملہ زنا چوری ـ شرب خمر ہے جنکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے کہ زانی زنا کے وقت اور چور چوری کے وقت اور شراب خوار شراب نوشی کیوقت مومن نہیں ہوتا اور یہ کہنا ایسا ہی جیسا کہ یہہ کہنا کہ وہ کافر ہیں ـ

وازانجملہ تکبر ہے جسکو آنحضرت نے شرک و کفر کے برابر ٹھہرایا اور اسکی نسبت فرمایا کہ

عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلعم قال لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر ـ عن حذيفة قال سمعت رسول الله صلعم يقول لا يدخل الجنة نمام ـ مسلم

جسکے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ بہشت میں نہ جاویگا ـ ایسا ہی آپنے چغلی کہانے ـ مسلمانوں کو فریب دینے ـ قطع رحم کرنے ہمسایوں کو تکلیف دینے کسیکا حق دبا لینیسے بہشت سے ...

وعن حذیفة سمعت رسول الله یقول لا یدخل الجنة قتات — مسلم

ایک حدیث میں ہے چغل خور بہشت میں داخل نہ ہوگا۔

عن جبیر بن مطعم انه سمع النبي صلعم یقول لا یدخل الجنة قاطع — بخاری

ایک حدیث میں ہے سخن چین بہشت میں نجاویگا۔

عن ابی شریح ان النبی صلعم قال والله لا یؤمن والله لا یؤمن والله لا یؤمن قیل من یا رسول الله قال الذی لا یأمن جاره بوائقه — (بخاری)

عن ابی امامة ان رسول الله قال من اقتطع حق امرئ مسلم بیمینه فقد اوجب الله له النار وحرم علیه الجنة فقال له رجل وان کان شیئا یسیرا قال وان کان قضیبا من اراك — مسلم

عن ابی هریرة ان رسول الله قال من حمل علینا السلاح فلیس منا ومن غشنا فلیس منا

ایک حدیث میں ہے قاطع رحم بہشت میں داخل نہ ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے تین بار قسم کھا کر فرمایا کہ جو شخص ہمسایوں کو امن نہ دیگا وہ بہشت میں داخل نہ ہوگا ایک حدیث میں ہے کہ جو کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر دبا لیگا اسکے لئے دوزخ واجب ہو چکی اور بہشت حرام ہوئی اگرچہ ڈھاک کی چھڑی ہو اور ایک حدیث میں ہے کہ جو ہم مسلمانوں کو دھوکا دے وہ مسلمان نہیں ہے۔

اتنی قسمیں گنے اور کئی افعال و اقوال ہیں جنکو آنحضرت نے صاف کفر ٹھہرایا ہے یا کفر کا ہم معنی لفظ اطلاق فرمایا ہے یا انپر حکم کفر دوزخ میں رہنا اور بہشت میں نہ جانا لگا دیا ہے۔ ان احادیث میں بھی لفظ کفر سے کفر شرعی و اصطلاحی کے مراد نہیں ہیں اور نہ ان کے مرتکبین پر حکم کفر شرعی (اسلام سے خروج اور عذاب جہنم میں خلود) کا لگانا مقصود ہے بلکہ کفر سے وہی معنی لغوی کفران نعمت یا کفر عملی مراد ہے اور اسکے سزا میں جو بہشت میں داخل نہ ہونے اور دوزخ میں جانیکا ذکر ہوا ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ اولی دخول بہشت نہ ہوگا ان گناہوں کی سزا بھگت کے دخول بہشت نصیب ہوگا۔ نہ یہ معنی نہیں ہیں کہ ان افعال کا مرتکب ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور کبھی بہشت میں نجاویگا ÷

اسپر دلائل متعدد آیات و احادیث ہین - آیات قرآن مجید مین بہت ایسی ہین جنمین کفر و شرک کے سوائے سب معاصی کے عفو کا جواز نکلتا ہے -

از انجملہ ایک آیت مین ارشاد ہے - اے نبی میرے بندون کو جنہون نے اپنی نفسون پر

قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم - زمر ع ۵ -	زیادتی کی ہے کہدے کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہون وہ سبھی گناہون کو بخش دے گا † -

اس معافی سے شرک کا مستثنی ہونا اس آیت مین پایا جاتا ہے جسکا ذکر ص۲۹۸ مین صحیح بخاری کی عبارت مین گذرا - اور کفر کا مستثنی ہونا بہت ایات مین پایا جاتا ہے جن مین کافرون کے لئے خلود نار کا ذکر ہے -

اور احادیث جن سے کفر و شرک کے سوا اور گناہون کے ارتکاب سے کافر نہونا اور ان کے عوض و سزا مین ہمیشہ دوزخ مین نہ رہنا ثابت ہوتا ہے بیشمار ہین از انجملہ چند احادیث بطور مشت نمونہ خروار نقل کیجاتی ہین -

اول حدیث جبریل جسمین انہون نے آنحضرت سے ایمان کا سوال کیا اور آپ نے

عن عمر بن الخطاب فی قصة جبرئیل قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن بالله و ملئکته و کتبه و رسله والیوم الآخر و تؤمن بالقدر خیره و شره قال صدقت (بخاری مسلم)	اُس کے جواب مین صرف یقین کرنے اور مان لینے خدا اور رسول و ملائکہ و روز قیامت و تقدیر خیر و شر کو ذکر فرمایا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اصل حقیقت ایمان مین عمل داخل

نہین - ہوتا تو ایسے محل بیان مین اسکا ذکر فرد گذاشت نہوتا -

دوم حدیث عبادہ بن صامت کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو گواہی دیتا ہے کہ

---

† تفسیر فتح البیان مین اس آیت کی تفسیر ہمارے مدعا کے مفید عمدہ طرز و استدلال سے مرقوم ہے ناظرین اہل علم اس تفسیر کا مطالعہ کرین -

عن عبادة بن صامت قال قال رسول الله صلعم من قال اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله وابن امته وكلمته القاها الى مريم وروح منه وان الجنة حق وان النار حق ادخله الله الجنة على ما كان من عمل۔ مسلم

خدا وحدہ لاشریک ہی اور محمد صلعم اور عیسیٰ اللہ کے رسول اور اسکے بندے ہین اور بہشت و دوزخ برحق ہے خدا اسکو بہشت مین داخل کریگا خواہ اسکے عمل کیسے ہی ہون (یعنی تہوڑے ہون یا بہت اچھے ہون یا برے۔ اچھے ہوئے تو پہلے ہی سے بہشت مین داخل کریگا برے ہوے تو اُنکی سمجھ [illegible] کریا معافی دیکر)

سوم حدیث ابوذر کہ آنحضرت نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اسی پر مرا وہ بہشت مین داخل ہو رہیگا۔ مینے عرض کیا یارسول اللہ اگرچہ اُس نے زنا یا چوری کی ہو۔ آپنے فرمایا اگرچہ زنا یا چوری کی ہو ابوذر نے تین بار یہہ سوال کیا اور آنحضرت نے یہی جوابدیا۔

عن ابی ذر قال قال رسول الله ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق ثلثا۔ مسلم

چہارم حدیث معاذ کہ آنحضرت نے معاذ کو بلایا اور فرمایا جس نے دل سے شہادت دی کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد صلعم خدا کا رسول ہے۔ اسپر خدا نے آگ کو حرام کیا (یعنی اپنا ہمیشہ رہنا) معاذ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا مین لوگونکو یہہ خوشخبری نہ سناؤن آپنے فرمایا تب وہ سنکر اسپر بہروسہ کرلینگے اور عمل چہوڑ دینگے (یعنی غلطی سے اسکے معنے یہہ سمجھ لینگے کہ کلمہ پڑھنے سے آگ مین جانا مطلق نہین ہے) پہر معاذ نے بوقت موت بخوف گناہ کتمان اس حدیث کو لوگون کے پاس بیان کیا۔

عن انس بن مالك ان النبي صلعم ومعاذ بن جبل رديفه على الرحل فقال يا معاذ ما من عبد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله الا حرمه الله على النار قال يا رسول الله أفلا اخبر بها الناس فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تأثما۔ مسلم

پنجم حدیث عباس بن عبد المطلب کو آنحضرت نے فرمایا جو خدا کو اپنا رب اور محمد صلعم کو رسول اور اسلام کو دین ماننے مین راضی ہوا اُس نے ایمان کا مزہ چکھہ لیا۔

عن عباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله يقول ذاق طعم الايمان من رضي بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا

ششم حدیث انس کہ آنحضرت نے فرمایا آگ سے وہ شخص (بھی) نکالا جاویگا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اسکے دل مین جَو کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور وہ (بھی) نکالا جاویگا جسکے دل مین گیہون کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور وہ (بھی) نکالا جاویگا جسکے دل مین ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا۔

عن انس ان النبي صلعم قال يخرج من النار من قال لا اله الا الله وفي قلبه وزن شعيرة من خير ويخرج من النار من قال لا اله الا الله وفي قلبه وزن برة من خير ويخرج من النار من قال لا اله الا الله وفي قلبه وزن ذرة من خير وفي رواية من ايمان مكان خير

ہفتم حدیث ابو سعید خدری جسمین فرشتون و مومنون و انبیاء کی شفاعت کا ذکر کرکے فرمایا ہے کہ ملائکہ و انبیاء و مومن شفاعت کر چکے اب ارحم الراحمین باقی رہا پھر آگ سے خدا ایسے لوگون کی مٹھی نکالیگا جنہون نے کوئی نیک عمل نکیا ہوگا۔

عن ابي سعيد الخدري في حديث طويل شفعت الملئكة وشفع النبيون وشفع المومنون ولم يبق الا ارحم الراحمين فيقبض قبضة من النار فيخرج منها قوما لم يعملوا خيرا قط وفي رواية بغير عمل عملوه ولا خير

ہشتم حدیث انس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت نے فرمایا تین چیزین ایمان کی جڑین ہین جو لا الہ الا اللہ کہے اس سے رک جانا۔ نہ اسکو گناہ (یعنے سوائے کفر و شرک) کسیسبب کافر کہو اور نہ کسی عمل سے (بجز کفر و شرک) اسلام سے نکالو۔ باقی دو چیزون کا ذکر بضمن حاشیہ صفحہ ۶۴ نمبر سابق مین گذرا۔

عن انس قال رسول الله ثلث من اصل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله (ابوداؤد)

اس مضمون کی حدیثین اور بہت ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ کبائر مندرجہ احادیث سابقہ الذکر نمبر ۔ سے (جنپر شارع نے کفر کا اطلاق کیا ہے اور انکی سزا مین بہشت کو حرام فرمایا ہے) کفر شرعی اصطلاحی مراد نہین۔ اور نہ اسکی سزا سے یہہ مراد ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔

یہہ جو کچھ ہمنے کہا ہے اور اسکے مطابق احادیث کا مطلب بیان کیا ہے اکثر
سلف اور تمام اہلحدیث و جمہور فقہا و متکلمین اہلسنت کا قول ہے
جنکے مذہب و اعتقاد مین اصل ایمان (جسپر دخول جنت و عدم خلود نار کا مدار ہے)
تصدیق یا تصدیق معہ اقرار توحید و رسالت کا نام ہے۔ اور اعمال حسنہ کا کرنا اور اعمال
بد سے بچنا اصل ایمان کی شرط یا جزو نہین صرف اسکے کمال کا جزو† ہے۔ انکے نزدیک جو

---

† فلا یجعل تارک العمل خارجا عن الایمان بل یقطع بدخول الجنة وعدم خلوده فی النار
وهو مذهب اکثر السلف وجمیع ائمة الحدیث وکثیر من المتکلمین والمحکی عن مالک والشافعی
والاوزاعی وعلیه اشکال ظاهر وهو انه کیف لا ینتفی الشیٔ اعنی الایمان مع انتفاء رکنه اعنی الاعمال
وکیف یدخل الجنة من لم یتصف بما جعل اسما للایمان وجوابه ان الایمان یطلق علی ما هو الاصل
والاساس فی دخول الجنة وهو التصدیق وحده او مع الاقرار وعلی ما هو الکامل المنجی بلا خلاف وهو
التصدیق مع الاقرار والعمل علی ما اشیر الیه بقوله تعالی انما المؤمنون الذین اذا ذکر الله وجلت
قلوبهم الی قوله اولئک هم المؤمنون حقا۔ (شرح مقاصد)

باب قول النبی صلعم بنی الاسلام علی خمس وهو قول وفعل ولابی ذر عن الکشمیهنی وعمل بدل فعل وهو اعم
من عمل القلب والجوارح لتدخل العبادات والاعتقادات وهو موافق لقول السلف اعتقاد بالقلب
ونطق باللسان وعمل بالارکان وارادوا بذلک ان الاعمال شرط کماله۔ الی ان نقل عن بعض المعتزلة
ان الایمان العمل والنطق والاعتقاد ثم قال والفارق بینه وبین قول السلف انهم جعلوا الاعمال
شرطا فی الکمال والمعتزلة جعلوها شرطا فی الصحة۔ (قسطلانی)

ولا نکفر مسلما بذنب من الذنوب وان کانت کبیرة ای کما یکفر الخوارج مرتکب الکبیرة اذا لم یستحلها
ولا نزیل عنه اسم الایمان ونسمیه ای مرتکب الکبیرة مؤمنا حقیقة ای لا مجازا لان الایمان هو التصدیق
بالجنان والاقرار باللسان واما العمل بالارکان فهو من کمال الایمان وجمال الاحسان عند اهل السنة
والجماعة وشرط عند الخوارج والمعتزلة (شرح فقه اکبر امام الائمة ابو حنیفة علیه الرحمة

شخص تصدیق و اقرار توحید و رسالت کے ساتھ طاعات کا ملتزم اور معاصی سے مجتنب ہے وہ مومن کامل الایمان ہے جو اولی دخول بہشت کا بلا مس عذاب مستحق و امیدوار ہے۔ اور جو کسی طاعت میں قاصر ہے یا کسی گناہ کا مرتکب ہو وہ مومن ناقص الایمان ہے جو گناہ کی سزا بھگت کر بہشت میں جانیکی امید رکھتا ہے۔

امام بخاری نے اسی مذہب کے مطابق اور اسی معنی کے† ارادہ سے اپنی کتاب کے متعدد ابواب میں نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ کہانا کہلانے۔ مسلمانوں کو زبان کے ایذا سے بچانے وغیرہ اعمال حسنہ کو جزو ایمان و اسلام ٹھہرایا ہے اور اُنکے مقابل اعمال بد (ناشکری خاوند۔ بغض انصار۔ جہوٹ۔ وعدہ خلافی۔ خیانت وغیرہ اعمال بد) کو کفر و نفاق میں داخل کیا

قال ابو عبد اللہ لا یکون ہذا مومنا تاما و لا یکون له نور الایمان۔ (مشکوۃ و صحیح بخاری صفحہ ۳۳۶)

چنانچہ اس حدیث کی تفسیر میں جسمیں زانی کو بے ایمان کہا گیا ہے صاف فرمایا ہے کہ وہ بوقت زنا مومن کامل نہیں ہوتا اور اسمیں نور ایمان نہیں ہوتا۔

† قال الامام ابو الحسن علی بن خلف بن بطال المالکی المغربی فی شرح صحیح البخاری فی باب من قال ان الایمان هو العمل، فان قیل انکم قد زعمتم ان الایمان هو التصدیق قیل له التصدیق هو اول منازل الایمان ویوجب للمصدق الدخول فیه ولا یوجب له استکمال منازله ولا یسمی مومنا مطلقا اذ المطلق یحمل علی الفرد الکامل هکذا قالوا هذا مذهب جماعة اهل السنة ان الایمان قول وفعل قال ابو عبید وهو قول مالک والثوری والاوزاعی ومن بعدهم من ارباب العلم والسنة الذین کانوا مصابیح الهدی وائمة الدین من اهل العراق والحجاز والشام وغیرهم قال ابن بطال وهذا المعنی اراد البخاری اثباته فی کتاب الایمان وعلیه بوب ابوابه کلها فقال باب امور الایمان وباب الصلوة من الایمان وباب الزکوة من الایمان وباب الجهاد من الایمان وسائر ابوابه وانما اراد الرد علی المرجئة فی قولهم ان الایمان قول بلا عمل وتبیین غلطهم وسوء اعتقادهم ومخالفتهم للکتاب والسنة ومذاهب الائمة (شرح صحیح مسلم للنووی)

اس مذہب اہلسنت محدثین وسلف صالحین کے علاوہ اسباب میں اور بہت مذاہب ہین جنکی نقل وتفصیل کتب عقاید وشروح کتب حدیث مین موجود ہے ہم اسمقام مین ان مذاہب کا حاصل بلا تعرض دلایل نقل کرتے ہین ـ تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ اس مذہب کے مخالف کون لوگ ہین ہیں وہ انکی موافقت سے بچین ـ

ازانجملہ ایک مذہب خوارج ہے جو قایل ہین کہ عمل ایسا جزو ایمان ہے کہ ایک حکم کے ترک کرنے ـ اور ایک گناہ کے مرتکب ہونے سے ہی انسان کافر ہو جاتا ہے ـ اور ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہے ـ

وازانجملہ مذہب معتزلہ ہے جو خوارج کے طرح عمل کو داخل ایمان سمجھتے ہین مگر تارک طاعات ومرتکب گناہ کو کافر نہین کہتے بلکہ کفر واسلام مین معلق رکھتے ہین (یہہ دونون مذہب تشدید وافراط مین ہین ـ اور انکے مقابل دو مذہب آیندہ تقصیر وتفریط مین ہین ـ

وازانجملہ مذہب مرجیہ‡ ہے جو مجرد تصدیق کو ایمان سمجھتے ہین اور عمل کو کسیطرح ایمان مین دخل

---

‡ واما على الرابع وهو ان يكون الايمان اسما لفعل القلب واللسان والجوارح على ما يقال انه اقرار باللسان وتصديق بالجنان وعمل بالاركان فقد يجعل تارك العمل خارجا عن الايمان داخلا في الكفر والیه ذهب الخوارج او غير داخل فيه وهو القول بالمنزلة بين المنزلتين واليه ذهب المعتزلة ـ (شرح مقاصد ومثله في شرح البخاري للقسطلاني وشرح الفقه الاكبر وغيرها كما مر)

‡ ثم المرجية المذمومة من المبتدعة ليسوا من القدرية بل هم طائفة قالوا لا يضر مع الايمان ذنب ولا ينفع مع الكفر طاعة فزعموا ان احدا من المسلمين لا يعاقب على شئ من الكبائر ـ (شرح فقه اكبر)

الفرقة الرابعة من كبار الفرق الاسلامية المرجية يقولون لا يضر مع الايمان معصية كما لا ينفع مع الكفر طاعة ـ (شرح مواقف)

نہیں جانتے نہ اصل حقیقت ایمان میں جیسا کہ خوارج و معتزلہ کہتے ہیں اور نہ اسکے کمال میں جیسا کہ محدثین سمجھتے ہیں انکا مقولہ ہے لایضر مع الایمان معصیة ولا ینفع مع الکفر طاعة یعنی ایمان کے ہوتے کسی گناہ کا ضرر نہیں پہنچتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل نیک نفع نہیں دیتا اور انہیں کے مذہب کرامیہ ہے جو تصدیق کو بھی ایمان سے خارج سمجھتے ہیں صرف زبانی اقرار توحید و رسالت کو گو دل میں کفر و انکار ہو صحت ایمان کے لئے کافی سمجھتے ہیں — ان مذاہب کی شاخیں بعضے اور مذاہب بھی ہیں جنکی نقل و تفصیل شرح مقاصد و شرح مواقف و قسطلانی شرح بخاری میں موجود ہے —

اس بیان مذاہب سے ثابت ہوا کہ جو مطلب احادیث مذکورہ کا ہمنے بیان کیا ہے اہلسنت و محدثین و فقہاء اہلسنت کے نزدیک بھی ان احادیث کا وہی مطلب ہے۔ اور ان سب کے نزدیک بھی مرتکب کبیرہ کافر و اسلام سے خارج نہیں ہے اور اس مطلب کا خلاف خوارج و معتزلہ کا مذہب ہے —

یہ افعال و اقوال فسق کی نسبت کتاب و سنت کا حکم اور علماء اہلسنت کا قول بیان کیا گیا ہے یہی فسق اعتقادی (جسکو بدعت سے تعبیر کیا جاتا ہے) کا حکم ہے — جن احادیث سے مرتکب کبیرہ کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اُن ہی احادیث سے معتقد بدعت کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو علماء اہلسنت محدثین متکلمین و فقہا مرتکب کبیرہ کو کافر نہیں کہتے وہی علماء مبتدعین اہل قبلہ کو کافر خارج از اسلام نہیں جانتے — اور اہل بدعت کی روایت و شہادت کو قبول رکھتے ہیں اسباب میں محدثین و فقہا کے اقوال ہم اشاعة السنہ نمبر ۸ و ۹ جلد اول میں بسند و تفصیل

---

† وقالت الكرامية وبعض المرجئة الايمان هو الاقرار باللسان دون عقد القلب (شرح مسلم)

والیہ ذهب الکرامیة حتی ان من اضمر الکفر واظهر الایمان یکون مومنا الا انه عندهم يستحق الخلود فى النار ومن اضمر الايمان اظهر الكفر لا يكون مومنا

وقالت الكرامية هو النطق بكلمتى الشهادة فقط (قسطلانی)

سو اقوال لکھے گئے ہیں۔ اس مقام میں بہتیرے اور اقوال محدثین و فقہا اور اقوال متکلمین نقل کئے جاسکتے ہیں۔

امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں تو جان لے کہ اہل حق کا یہ مذہب ہے کہ کوئی اہل قبلہ کسی گناہ کے کرنے سے کافر نہ سمجھا جاوے اور اہل بدعت کو بدعت کے سبب کافر نہ کہا جاوے۔ ہاں جو ایسی بات سے انکار کرے جو دین سے بداہۃً معلوم ہو جیسے حشر اجساد یا نماز روزہ وغیرہ قطعی احکام تو اسکو مرتد کہا جاوے مگر ایسے شخص کے جو نو مسلم اور احکام اسلام سے ناواقف ہو یا کسی جنگل میں بلاد اسلام سے دور ہو پرورش پایا ہو اسکو ان باتوں سے آگاہ کیا جاوے پھر بھی نہ مانے† تو اسکو کافر کہا جاوے ایسا ہی اس شخص کو کافر کہا جاوے جو زنا شراب خوری وغیرہ محرمات قطعیہ کو حلال جانے۔

> واعلم ان مذهب اهل الحق انه لا يكفر احد من اهل القبلة بذنب ولا يكفر اهل الاهواء والبدع وان من جحد ما يعلم من دين الاسلام ضرورة حكم بردته وكفره الا ان يكون قريب عهد بالاسلام او نشأ ببادية بعيدة ونحوه ممن يخفى عليه فيعرف ذلك فان استمر حكم بكفره وكذا حكم من استحل الزنا والخمر او القتل او غير ذلك من المحرمات التي يعلم تحريمها ضرورة۔ (شرح نووی)

---

† اس بات کو ناظرین خیال میں رکھیں۔ جہاں کہیں استحلال معصیۃ پر حکم تکفیر لگایا گیا ہے اس میں اسی کا لحاظ کریں۔

۱۰ حضرات سے عوام جو مذہب کی باتیں لیتے ہیں اور فقہا و متکلمین کے اقوال اہل تقلید کرتے ہیں۔ اب اس مسئلہ میں نہ اہلحدیث کو جائے کلام ہے نہ مقلدین فقہا کو۔ اہلحدیث کے ان اقوال سے تسکین نہ ہو تو وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد اول کا مطالعہ کریں۔ اور جو خود کچھ علم رکھتے ہیں وہ صحیح بخاری و مسلم کو اٹھا کر دیکھ لیں کہ ان میں کس کثرت سے اہل ہوا خوارج وغیرہ کی روایتیں موجود ہیں اور جو لوگ تازہ مجتہد بخاری و مسلم کی روایات کو نہ مانیں وہ عمل بالحدیث کا نام نہ لیں جب تک کہ اپنے عمل کے لئے ایسی کتابیں تصنیف نہ کریں جن میں اہل بدعت کی روایتیں نہ ہوں۔

المبحث السابع فی حکم مخالف الحق من اهل القبلة
فی باب الکفر والایمان ومعناه ان الذین اتفقوا
علی ما هو من ضروریات الاسلام حدوث العالم
وحشر الاجساد وما اشبه ذلک واختلفوا فی
اصول سواها کمسئلة الصفات وخلق الاعمال
وعموم الارادة وقدم الکلام وجواز الرؤیة
ونحو ذلک مما لا نزاع ان الحق فیها واحد هل
یکفر المخالف للحق بذلک الاعتقاد وبالقول
به ام لا والا فلا نزاع فی کفر اهل القبلة
المواظب طول العمر علی الطاعات باعتقاد
قدم العالم ونفی الحشر ونفی العلم بالجزئیات
ونحو ذلک اما الذین ذکرنا فذهب الاشعری
واکثر الاصحاب الی انه لیس بکافر وبه یشعر
ما قال الشافعی لا ارد شهادة اهل الاهواء
الا الخطابیة لاستحلالهم الکذب وفی
المنتقی عن ابی حنیفة انه لم یکفر احدا من اهل
القبلة وعلیه اکثر الفقهاء ومن اصحابنا من
قال بکفر المخالفین ** قال الاستاذ
ابو اسحق الاسفرائنی نکفر من یکفرنا ومن
لا فلا واختار الامام الرازی انه لا یکفر احد

اور شرح مقاصد مین کہا ہے - بحث ہفتم اہل قبلہ مخالفین حق کے کفر و ایمان کے بیان
مین اس سے مراد یہہ ہی کہ جو لوگ ضروریات اسلام
(جیسے عالم کا حادث ہونا اور قیامت کو جسمون
کا اٹھایا جانا اور اسی قسم کے اور مسایل) پر
اتفاق رکھتے ہین اور ان مسایل کے سوا اور
مسایل مین (جیسے مسئلہ صفات باری اور خدا کے
ارادہ کا عام ہونا اور اسکی کلام قدیم ہونا اور
اسکے دیدار کا ممکن ہونا اور اسی قسم کے اور مسایل
جنمین بلا اختلاف حق ایک ہی جانب مین ہے) حق سے
مخالف ہین آیا یہ لوگ کافر ہین یا نہین - اور اسمین
نزاع نہین کہ جو اہل قبلہ ہوکر اور تمام عمر طاعات
پر رہکر عالم کو قدیم سمجھے اور حشر جسمانی اور خدا کے
علم متعلق جزئیات کی نفی کرے وہ کافر ہے - ان
لوگون کے حق مین جنکے کفر مین نزاع ہے -
شیخ (ابو الحسن) اشعری کا یہہ قول ہے کہ وہ کافر
نہین - اسی کیطرف امام شافعی کا کلام
مشعر ہے جو آپنے کہا ہے کہ مین تمام اہل بدعت
و ہوا کی شہادت قبول کرتا ہون بجز فرقہ خطابیہ
کے (روافض سے ایک فرقہ کا نام ہی) جو جھوٹ
بولنے کو حلال جانتے ہین (اسوجہ سے نہ بوجہ کفر
ان کی شہادت کو نہین مانتا) منتقی میں ابو حنیفہ

من اهل القبلة وتمسك بانه لو توقف صحة
الاسلام على اعتقاد الحق في تلك الاصول لكان
النبي صلعم ومن بعدهم يطالبونهم بها من آمن
يفتشون عن عقايدهم - (شرح مقاصد)

سے منقول ہے کہ اُنہون نے کسیکو اہل قبلہ سے
کافر نہین کہا اور اسیپر اکثر فقہا ہین اور ہمارے
بعضی لوگ ایسے بھی ہین جو اپنے مخالفین کو کافر
کہتے ہین استاذ ابو اسحق اسفرائینی نے کہا ہے کہ
جو ہم (اہلسنت) کو کافر کہتا ہے ہم اسکو کافر کہتے ہین اور جو نہ کہے اسکو نہین کہتے - امام
رازی نے بھی اسی بات کو اختیار کیا ہے کہ اہل قبلہ سے کسی کی تکفیر مناسب نہین اور اسپر اس
دلیل سے تمسک کیا ہے کہ اگر صحت اسلام ان امور کے تحقیق پر موقوف ہوتی تو آنحضرت اور
انکے بعد اور لوگ (صحابہ وغیرہ) مسلمانون سے اس تحقیق کا مطالبہ کرتے اور ان امور مین
اُن کے عقاید کو ٹٹولتے -

اور شرح مواقف مین ہے - مقصد خامس اسباب مین ہے کہ آیا حق کے مخالف جو

المقصد الخامس في ان المخالف للحق من اهل القبلة
هل يكفر ام لا جمهور المتكلمين والفقهاء على انه
لا يكفر احد من اهل القبلة قال الشيخ ابو الحسن
في اول الكتاب مقالات الاسلاميين اختلف
المسلمون بعد نبيهم عليه السلام في اشياء
ضلل بعضهم بعضا وتبرا بعضهم عن بعض
فصاروا فرقا متباينين الا ان الاسلام
يجمعهم ويعمهم فهذا مذهبه وعليه اكثر
اصحابنا وقد نقل عن الشافعي انه قال لا ارد
شهادة احد من اهل الاهواء الا الخطابية
فانهم يعتقدون حل الكذب وحكى الحاكم

اہل قبلہ ہین وہ کافر ہین یا نہین - جمہور متکلمین
وفقہا اسیپر ہین کہ اہل قبلہ سے کسیکو کافر نہ کہا جائے
شیخ ابو الحسن (اشعری) نے اول کتاب مقالات
اسلام مین کہا ہے کہ مسلمان بعد زمانہ آنحضرت کے
کئی چیزون مین مختلف ہو گئے ہین جنمین ایک دوسرے کو
گمراہ کہتا ہے ایک دوسرے سے بیزار ہو کر جدا جدا
فرقے ہو گئے ہین - پر اسلام سبکو جامع وشامل
ہے یہہ اشعری کا مذہب ہے اور اسی پر
ہمارے بعض اصحاب ہین - امام شافعی سے منقول
ہے کہ اونہون نے کہا مین کسیکی شہادت اہل بدعت
سے رد نہین کرتا بجز خطابیہ کے جو جھوٹ بولنے کو حلال

صاحب المختصر فی کتاب المنتقی عن ابی حنیفة
انه لم یکفر احدا من اهل القبلة وحکی ابو بکر
الرازی مثله عن الکرخی وغیره والمعتزلة
الذین کانوا قبل ابی الحسین تجامعوا فکفروا
الاصحاب فعارضهم بعضا بالمثل فکفرهم وقد
کفر المجسمة مخالفوهم من اصحابنا ومن المعتزلة
وقال الاستاذ ابو اسحق کل من یکفرنا
فنحن نکفره والا فلا واما علی ما هو المختار
عندنا وهو ان لا یکفر احد من اهل القبلة
ان المسائل التی اختلف فیها اهل القبلة من
کون الله عالما بعلم او موجدا لفعل العبد او غیر
متحیز ولا فی جهة ونحوها لم یبحث النبی
صلعم عن اعتقاد من حکم باسلامه فیها
ولا الصحابة ولا التابعون فعلم ان صحة
دین الاسلام لا یتوقف علی معرفة الحق
فی تلک المسائل وان الخطأ فیها لیس قادحا
فی حقیقة الاسلام (شرح مواقف)

جانتے ہین اور حاکم مصنف مختصر نے کتاب منتقیٰ
مین امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے
کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہا ایسا ہی ابو بکر رازی
نے کرخی سے نقل کیا ہے - معتزلہ نے (جو ابو الحسین
سے پہلے تہے) کئی امور مین ہمارے لوگون کو
کافر کہا ہے اسکے مقابلہ مین ہمارے لوگون نے
بہی انکو کافر کہا ہے - مجسمہ نے ہمکو اور معتزلہ دونو
کو کافر کہا ہے - استاد ابو اسحق نے فرمایا ہے
جو ہمکو کافر کہتا ہے ہم اسکو کافر کہتے ہین جو نہین
اسکو نہین - ہمارے نزدیک مذہب مختار یہی ہے
کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے کیونکہ جن مسایل
مین ہمارا انکا اختلاف ہے کہ خدا تعالی اپنے علم سے
عالم ہے یا ذات سے اور وہ بندے کے فعل کا موجد
ہے اور وہ کسی جہتہ اور مکان مین نہین ہے - ان
مسایل مین آنحضرت نے کسیکے اعتقاد سے جس کو
اسلام سکہلایا بحث نہین کی اور نہ انکے بعد صحابہ
و تابعین نے - اس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام
کی صحت ان مسایل کے تحقیق پر موقوف نہین اور انمین خطا حقیقت اسلام مین قدح نہین کرتی -
اور شرح فقہ اکبر مین کہا ہے کہ علماء کے اس قول مین کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے اور

والجمع بین قولهم لا یکفر احد من اهل القبلة وقولهم
یکفر من یقول بخلق القرآن او استحالة الرؤیة او سب الشیخین

اس قول مین کہ جو قرآن کو مخلوق کہے یا شیخین
(ابو بکرؓ و عمرؓ) کو گالی دے یا لعنت کرے وہ کافر ہے

او لعنهما امثال ذلك مشكل كما قال شارح
العقايد وكذا قال شارح المواقف ان جمهور المتكلمين
والفقهاء على انه لا يكفر احد من اهل القبلة
وقد ذكر في كتب الفتاوى ان سب الشيخين كفر
وكذا انكار امامتهما كفر ولا شك ان امثال
هذه المسئلة مقبولة بين جمهور المسلمين فالجمع
بين القولين المذكورين مشكل انتهى ووجه
الاشكال عدم المطابقة بين المسايل الفرعية
والدلايل الاصولية التي من جملتها اتفاق
المتكلمين على عدم تكفير اهل القبلة المحمدية
ويدفع الاشكال بان نقل كتب الفتاوى
مع جهالة قائله وعدم اظهار دلائله الصحيحة
من ناقله اذ مدار الاعتقاد في المسايل الدينية
على الادلة القطعية على ان في تكفير المسلم
تترتب مفاسد جلية وخفية فلا يفيد
قول بعضهم انما ذكروه بناء على الامور التهديدية
والتغليظية (شرح فقه اكبر)

موافقت و مطابقت مشکل ہے چنانچہ شرح عقاید
و شرح مواقف کے مصنفون نے کہا ہو کہ جمہور متکلمین
اور فقہا یہہ کہتے ہین کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے
اور کتب فتاوی مین یہ کہا ہو کہ سب شیخین کفر ہو
ایسا ہی انکی امامت سے انکار کفر ہو اور ایسے مسایل
جمہور مسلمانون مین مقبول ہو رہے ہین پس ان دونو
مین مطابقت مشکل ہے یعنی ان مسایل فرعیہ اور
دلایل اصولیہ مین کہ از انجملہ عدم تکفیر اہل قبلہ پر متکلمین
کا اتفاق ہے موافقت نہین ہے۔ یہہ اشکال یون دفع
ہو سکتا ہے کہ کتب فتاوی کی نقل باوجود ناقل
کے مجہول ہونے اور دلایل کے ظاہر نہونے کے
لائق سند نہین کیونکہ مسایل اعتقادی کی بنا قطعی
دلایل پہ ہے۔ علاوہ یہہ کہ مسلمان کو کافر کہنے مین
جلی و خفی مفاسد ہین۔ پس اسمین بعض لوگون کا
قول مفید نہین۔ انہون نے جو کچھ کہا ہے تہدیدًا
ڈرانے کو کہا ہے۔

یہہ آخر کتاب مین کہا ہے اور اس سے پہلے بذیل اس قول متن کے کہ ہم مرتکب کبیرہ کو کافر نہین کہتے اور اس سے ایمان کا نام دور نہین کرتے (رجوع حاشیہ صفحہ ۲۰۴ مین منقول ہوا ہے)

باقی آیندہ